# تعارف

دیسی اجوئن کا پودا اڑھائی فٹ سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے بیج بطور مصالحہ استعمال ہوتے ہیں اور بطور دوائی بھی بکثرت استعمال میں لائے جاتے ہیں اس لحاظ سے یہ ایک بہت ہی کارآمد پودا ہے۔ یہ پودا ایک خاص قسم کی خوشبو بھی دیتا ہے۔ پاکستان میں بہت سے غریب زمیندار اپنی بہت سے بیماریوں کا علاج سونف اور اجوائن سے کرتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنی گھریلو ضروریات کے لیے سونف اور اجوائن کے چھوٹے چھوٹے پلاٹ یا اپنے کھیتوں کو وٹوں پر حسب ضرورت لگا لیتے ہیں۔ دیسی اجوائن اتنی مفید چیز ہے کہ اس کی کاشت کی طرف ہمارے زمینداروں کو خاص توجہ دینی چاہیئے تا کہ ملکی ضروریات پوری ہو سکیں۔ مندرجہ ذیل طریقہ سے اس کی کامیاب فصل لی جا سکتی ہے۔

## زمین و آب و ہوا

زرخیز اور ہلکی زرخیز زمینوں میں جہاں پانی دستیاب ہو اس کی کاشت کامیابی سے کی جا سکتی ہے۔ بارانی اور کلراٹھی زمینوں میں یہ پودا کامیاب نہیں ہوتا ہے۔ پاکستان میں تقریباً ہر جگہ اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔

## تیاری زمین

تین چار مرتبہ ہل چلائیں اور سہاگہ بھی پھیریں تا کہ زمین باریک ہو جائے۔ مٹی کے ڈھیلے ہوں تو پانی دے کر ڈھیلوں کو نرم کر لینا چاہیئے۔ اونچی نیچی زمین کو ہموار کر لیا جائے تو بہتر ہے تا کہ ساری فصل کو یکساں مقدار میں پانی دیا جا سکے ورنہ فصل کہیں سے اچھی اور کہیں سے کمزور ہوگی۔ اسکے علاوہ زمین میں پانچ چھ گڈے کھاد گوبر جو کہ اچھی طرح گلی سڑی ہو زمین میں یکساں مقدار میں ملا دینی چاہیئے اس سے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔

## شرح بیج

3 سے 3.5 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

## وقتِ کاشت

وسط اکتوبر اس کی کاشت کے لیے موزوں ترین وقت ہے۔

## طریقہ کاشت

**اس کی کاشت کے دو طریقے ہیں۔**

1- اچھے وتر میں چھٹا دے دیا جاتا ہے اور بعد میں تر پھالی یا بار ہیرو پھیر کر بیج کو زمین میں ملا کر ہلکا سہاگہ بھی دے دیا جاتا ہے۔ دس بارہ دن میں اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے۔

2- اس طریقہ میں 1.5 فٹ کے فاصلہ پر کھیلیاں بنائی جاتی ہیں اور اُن کی چوٹی پر 5-6 انچ کے فاصلہ پر بیج کے چوکے لگا دیئے جاتے ہیں۔

## آب پاشی

کھیلیوں پر چونکہ خشک بجائی کی جاتی ہے۔ اس لئے بجائی کے فوراً بعد پانی دے دینا چاہیئے، پانی دیتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ صرف پانی کی نمی کھیلیوں پر بوئے ہوئے بیجوں تک پہنچ سکے۔ اتنا زیادہ پانی نہ دیا جائے کہ کھیلیاں اس میں ڈوب جائیں۔ پانی میں ڈوبی ہوئی کھیلیوں پر بیج اُگ نہیں سکے گا کیونکہ بھیگی ہوئی زمین سوکھ کر سخت ہو جاتی ہے اور بیج پھوٹ کر باہر نہیں آ سکتا۔ ایک ہفتہ کے وقفہ سے دوسرا پانی دیں تا کہ بیج کا اگاؤ مکمل ہو سکے، جب بیج مکمل

طور پر اُگ آئیں تو پھر دو ہفتہ کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں اگر بجائی وتر میں کی گئی ہو تو پہلا پانی پندرہ بیس دن بعد دیں تا کہ اس عرصہ میں پودوں کی جڑیں اچھی طرح جم جائیں اس کے بعد پندرہ بیس دن کے وقفہ سے پانی دیتے رہیں ۔

## چھدرائی

جب پودے تین یا چار انچ کے ہو جائیں تو ان کی چھدرائی کر دینی چاہیے اور ایک جگہ پر صرف ایک ہی پودا رہنے دینا چاہیے تا کہ وہ اچھی طرح پھل پھول سکے ۔ پودے سے پودے کا فاصلہ پانچ ، چھ انچ برقرار رکھنا چاہیے ۔

## نلائی کرنا

دوران فصل دو تین دفعہ نلائی کر دی جائے تا کہ جڑی بوٹیاں زور نہ پکڑ سکیں ۔

## برداشت

اپریل میں فصل پک جاتی ہے اور اسکی کٹائی کر لی جاتی ہے ۔ فصل کو زیادہ نہیں پکنے دینا چاہیے کیونکہ اس سے بیج خراب ہو جاتے ہیں اور منڈی میں کم قیمت ملتی ہے ۔

## پیداوار

200 سے 250 کلوگرام فی ایکڑ تک ہو سکتی ہے ۔

## فائدے

- ☆ اس کے بیج اچار وغیرہ میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔
- ☆ ریح کی درد کے لیے مفید ہے ۔
- ☆ ہاضمہ کے لیے بڑی مفید ہے ۔
- ☆ بیج دوسری دوائیوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں ۔
- ☆ بھوک بڑھاتی ہے ۔
- ☆ فاسد بلغم اور اپھارا کے لیے مفید ہے ۔
- ☆ پتھری توڑتی ہے ۔
- ☆ بعض زہروں کے لیے تریاق ہے ۔
- ☆ شہد کے ہمراہ تمام اعضاء کے درد اور ورم کے لیے مفید ہے ۔
- ☆ پرانے بخاروں میں بکثرت استعمال ہوتی ہے ۔
- ☆ کالی کھانسی میں مفید ہے ۔

**نوٹ**

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی وتوسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں،زرعی ماہرین کی سالہاسال کی تحقیقات وتجربات سے ماخوذ ہیں ۔